اسلام میں والدین کے حقوق

حالانکہ ہمارا وجود اس دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے لیکن اُس نے ہم کو اس دُنیا میں ہمارے والدین کی وساطت سے پیدا کیا گیا۔ ہم اپنے والدین کے وجود کی ایک شاخ ہیں اور ایک ایسا پھل ہیں جو کہ اُن کی بے نظیر چاہت،تربیت،محبت اور جزبات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔جب ناشکرا انسان بڑا ہو جاتا ہے اور طاقتور، عزت اور دولت والا بن جاتا ہے تو وہ اس وقت کو بھول جاتا ہے جب وہ بلکل کمزور،ناتواں اور اپنے آپ سے ہلنے کے قابل بھی نہیں ہوتا تھا۔یہ اُس کے والدین ہی تھے جن کی وجہ سے وہ آج جوان، طاقتور اور عزت والا بن گیا۔دُنیا میں اس سے بڑی ناشکری اور کیا ہو سکتی ہے جب وہ والدین کی اس جامع کوشش کو بھلا کر مکمل فراموش کردیتا ہے۔

انسانیت اور اخلاقیت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ ہم ان دو قیمتی موتیوں (ماں باپ) کا اُنکی زندگی میں خدمت اور بہترین اخلاقی کردار سے تحفظ کریں اور اُنکے مرنےکے بعد اُن کے لیئے دُعائے مغفرت، صدقہ جاریہ اور اچھی یادوں سے زکر کریں۔ہم اپنے والدین کی زندگی کی توسیع ہیں اور ہماری اولاد کی زندگی ہماری زندگی کی توسیع ہے۔ہمارا اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ اس بات کی ضمانت ہے کہ ہماری اولاد بھی نیک اور شکر گزار ہوگی۔وہ ہمارے ساتھ وہی رویہ اور برتاؤ کرے گی جو ہم اپنے والدین سےکریں گے۔

جس طرح ہم اپنے رب کا کبھی ھبی شُکر کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ نہ اپنے پیارے نبی ﷺ کا حق ادا کرسکتے ہیں(کہ اُنھوں نے قران نہ صرف ہم تک پہنچایا بلکہ اُس پر عمل کر کے بھی دکھایا اور قیامت کے دن وہ ہماری شفاعت کرنے والے ہونگے) اسی طرح ہم بھی اپنے والدین کا حق ادا نہیں کرسکتے۔ہم اپنے والدین کے لئے زیادہ سے زیادہ یہ کرسکتے ہیں کہ پہلے اس بات کو تسلیم کریں کے ہم اپنے والدین کا حق کسی حالت میں بھی ادا نہیں کرسکتے۔اور اُنکے آگے عاجزی، تعظیم اور انکساری سے جُھکے رہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کے اُسنے ہم کو کچھ والدین کے حقوق کے بارے میں ہدایات دی ہیں جن پر عمل کرنے سے ہم تھوڑا بہت اُنکا حق ادا کرسکتے ہیں۔

اسلام میں والدین کی اطاعت اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے فوراً بعد آتی ہے۔یہ دینِ اسلام کا مخصوص پہلو ہے کہ وہ والدین کے حقوع کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ کسی شخص کو اپنے والدین کی آواز سے اپنی آواز کو بلند نہیں کرنا چاہیئے۔نہ اُنکی آنکھ سے آنکھ ملاکر بات کرنی چاہیئے۔نہ اُنسے آگے چلنا چاہیئے نہ اُنکے ناموں سے اُنکو پُکارنا چاہیئے۔کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے جن سے لوگوں کی نظر میں اُنکی عزت اور عظمت پر حُرف آئے۔ اگر والدین مسلمان ہوں تو اولاد کو اُنکی مغفرت کی دُعا کرتے رہنا چاہیئے اور اگر وہ غیر مسلم ہوں تب بھی اُنکے ساتھ محبت، ہمدردی اوراحترام سے پیش آنا چاہیئے اور اُنکو پیار سے صحیح دین کی طرف قائل کرنا چاہیئے۔اگر ایک انسان اپنے والدین کی عزت، تعظیم اور حُرمت کی حفاظت نہیں کرسکتا تو وہ کبھی بھی اپنے رب کی تعظیم، بڑائی اور توقیر بھی نہیں کرسکے گا۔

اسلام میں اپنے والدین کی عزت اور تعظیم کی ہدایت غیر مسلم والدین کیلیئے بھی کی گئی ہے۔اولاد اُسی صورت میں بھی اپنے والدین کے حکم کا انکار کریں گے جب وہ کسی ایسے کام کے لیئے بھی کہیں جو دین اور اسلامی شریعت کے خلاف ہو۔لیکن پھر بھی انکے ساتھ پیار،محبت اور ہمدردی سے پیش آنا ہے اور اُنکی دُنیاوی ضروریات (مالی اور خدمت وغیرہ) پوری کرنی ہیں۔

اولاد کو نامناسب اور ناجائز طور سے ماں باپ کے ساتھ سخت رویہ نہیں رکھنا چاہیئے اور نہ اُنسے سخت لحجےمیں بات کرنی چاہیئے۔چاہے والدین ابھی اتنے ضعیف نہ ہوں اور اگر ضعیف ہوں تو خاص طور پر نرم رویہ رکھنا ضروری ہے۔ ہمارا دین اولاد سے یہ رویہ رکھتا ہے کہ وہ نامناسب اور سخت حالات میں بھی والدین سے عزت، محبت اور تعظیم سے پیش آتے رہیں گے۔

اللہ تعالٰی نے قران میں (زیادہ تر اپنے حق کے فوراً بعد) والدین کے حقوق کا زکر کیا ہے جو اسکی اہمیت کو بتاتا ہے۔قران کی مندرجہ زیل آیات والدین کے حقوق کے بارے میں کیا کہتی ہیں آیئے اُنکو دیکھتے ہیں۔

1۔ " اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور اُن سے بات ادب کے ساتھ کرنا "

" اور عجزو نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما " **17/23-24**

2. " اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی حقیقت کی تجھے واقفیت نہیں۔ تو ان کا کہنا نہ مانیو۔ تم(سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تم کو جتا دوں گا " **29/8**

3. " اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا۔ اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا۔ اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوڑنا ڈھائی برس میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر گزار ہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں "

" یہی لوگ ہیں جن کے اعمال نیک ہم قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے اور (یہی) اہل جنت میں (ہوں گے)۔ (یہ) سچا وعدہ (ہے) جو ان سے کیا جاتا ہے " **46/15-16**

4. "اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کے ساتھ بھلائی کرتے رہنا اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا، اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا، تو چند شخصوں کے سوا تم سب (اس عہد سے) منہ پھیر کر پھر بیٹھے " **2/83**

5. " اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسائیوں اور اجنبی ہمسائیوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کے ساتھ احسان کرو کہ اللہ (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا " 4/36

6. " کہہ کہ (لوگو) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کر دی ہیں (ان کی نسبت اس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ (سے بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تم کو اور ان کو ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بےحیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا وہ تمہیں ارشاد فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو " 6/151

7. " اور ہم نے انسان کو جسے اُس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اُٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور(آخرکار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (اپنے نیز) اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے "

" اور اگر وہ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہا نہ ماننا. ہاں دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری طرف رجوع لائے اس کے رستے پر چلنا پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے. تو جو کام تم کرتے رہے میں سب سے تم کو آگاہ کروں گا " 31/14-15

8۔ " (اے محمدﷺ) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ اور قریب کے رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے اللہ اس کو جانتا ہے " 2/215

قران کے علاوہ آحادیث میں بھی والدین کے حقوق پر کافی زور دیا گیا ہے۔ چند آحادیث نیچے بیان کی جاتی ہیں۔

* حضور ﷺ نے ایک صحابی کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ **" اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وقت پر نماز، پھر والدین سے اچھا سلوک اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد ہے " (متفقہ علیہ)**

*ایک شخص نبی ﷺ کے پاس اپنے والد سے جھگڑے کا تفصیہ کرانے آیا کہ اُس نے اپنے والد کو قرض دیا اور وہ واپس چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا **" تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہی ہے "**

*ایک سوال پر کے کیا مرنے کے بعد بھی والدین کی کوئی خدمت کی جاسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا **" ہاں ان کے لیئے مغفرت کی دُعا، اُنکی وصیت پوری کرو، اُنکے رشتے داروں سے اُسی طرح رشتہ جوڑ کر رکھو جیسے وہ کرتے تھے اور اُن کے دوستوں کی عزت اور احترام کرو"**

* آپ ﷺ نے فرمایا **" والدین کی طرف محبت سے دیکھنا بھی ایک عبادت (صدقہ)ہے "**

*مشہور حدیث جو کہ حضور ﷺ نے ممبر پر چڑھتے وقت حضرت جبرائیل کے کہنے پر **امین** سے جواب دیا۔

1۔تباہی ہے اس شخص کے لیئے جو رمضان کا ماہ پا کر اللہ سے اپنی مغفرت نہ حاصل کرے۔

2. تباہی ہے اس شخص پر جو میرا نام سُننے کے بعد مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔

3. تباہی ہے اس شخص پر جو اپنی زندگی میں ایک یا دونوں والدین کو بُڑھاپے میں پاکر خدمت کر کے جنت نہ حاصل کرلے۔

*ایک شخص نے پوچھا کہ والدین اولاد سے کیا حق طلب کرسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا **" وہ تمہارے لیئے جنت ہیں یا دوزخ " ترمزی نمبر 1277**

*ایک شخص نے جہاد پر جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا **"تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اُس نے جواب دیا ہاں۔ فرمایا، والدین کی خدمت کر کے جہاد کر"** (صحیح بُخاری کتاب 73 حدیث نمبر 3)

قران میں اللہ نے کچھ پیغمبروں کا زکر کیا جو اُنہوں نے اپنے والدین کے بارے میں کہا اور اُنکی فرمانبرداری کی جس سے والدین کی عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

" اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کو مغفرت کیجیو " 14/41

<u>نوٹ:</u> یہ دُعا حضرت ابراہیم نے اُس وقت کی جبکہ یہ اُنکو نہیں معلوم تھا کہ اُن کے والد مُشرک ہیں۔

" اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے " 19/14

<u>نوٹ:</u> اللہ نے یہ حضرت یحیٰی کے بارے میں فرمایا۔

" اور (مجھے) اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش وبدبخت نہیں بنایا " 19/32

نوٹ: یہ حضرت عیسیٰ نے اُس وقت کہی جب وہ نومولود بچے اپنے جھولے میں تھے۔اُنہوں نے صرف اپنی ماں کے بارے میں کہا کیونکہ وہ اللہ کے معجزے سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

" اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرما اور ظالم لوگوں کے لئے اور زیادہ تباہی بڑھا " 71/28

نوٹ: یہ دُعا حضرت نوح نے اپنے والدین کے لئے کی۔

جب والدین زندہ ہوں تو کیا کرنا چاہیئے

1۔ اُن سے وہی کچھ کہنا اور مانگنا چاہیئے جو اُنکی صلاحیتوں اور قابلیت کے مطابق ہو۔

2۔ اگر والدین آپ کی کوئی خواہش پوری نہ کرسکیں تو بُرا منہ نہ بنانا چاہیئے۔

3۔ والدین کے حُکم کے بغیر ہی اُنکی مدد اور ضرورت پوری کرنی چاہیئے۔

4۔ کبھی والدین کے سامنے اپنے بھائی بہنوں سے لڑائی جگھڑا اور بد کلامی نہیں کرنی چاہیئے، اس سے والدین کو شدید دُکھ اور رنج ہوتا ہے۔

5۔ والدین کے حُکم یا خواہش کو اُونچی آواز یا بُرا منہ بنا کر رد نہیں کرنا چاہیئے۔

6۔ والدین کی چیزوں کو بغیر اُنکی اجازت استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

7۔ اپنے والدین کے سامنے ادب سے رہنا اور بیٹھنا چاہیئے۔

8- اُن سے کوئی اُنچی آواز میں بات نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ نے قران میں اُنکو "اُف" تک کہنے کو منع فرمایا۔

9- والدین سے کبھی تکبر سے پیش نہیں آنا چاہیئے۔

10- کبھی والدین کو مُصیبت یا غُربت میں نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

11- بوڑھے والدین کو کبھی اکیلے گھر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

12- اگر آپ ان سے الگ رہتے ہیں تو ٹائم نکال کر ان سے ہمیشہ رابطہ میں رہیں اور باقاعدگی سے مُلاقات کرتے رہیں۔

13- اللہ سے ہمیشہ اُنکی بھلائی،صحت اور مغفرت کی دُعا کرتے رہیں۔

14- کبھی اُونچی آواز سے انکو مت دُھتکاریں۔

15- اگر وہ معزور ہوں تو اُنکی ضروریات زندگی کا پورا خیال رکھنا ہوگا تاکہ وہ کبھی بے بسی محسوس نہ کریں (خاص طور پر جب وہ رفع حاجت کرنے یا کھانے پینے کے خود قابل نہ ہوں) یہ ایک مُشکل ترین کام ہے لیکن اللہ کے یہاں اجر بھی اسی حساب سے ملے گا۔

جب والدین اس دُنیا سے جا چُکے ہوں تو کیا کرنا چاہیئے

یہ اللہ تعالٰی کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہمیں یہ موقعہ فراہم کیا کے ہم والدین کے مرنے کے بعد بھی کچھ کام کرسکتے ہیں جو اُنکی خدمت کے نعمُ البدل ہو سکتے ہیں جو کہ ہم اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں سے اُنکی زندگی میں نہیں کر سکے۔

1-روزانہ اُنکے درجات کے بلند کرنے کی اللہ سے دُعا کریں۔

2- روزانہ اُنکی مغفرت کی دُعا کریں۔

3- اُنکی طرف سے صدقات و خیرات کریں۔

4۔ اُنکی طرف سے صدقہ جاریہ کے کاموں میں پیسہ خرچ کریں۔

5۔ اُنکی طرف سے خود یا کسی دوسرے سے انکا حج و عمرا کریں یا کروائیں۔

6۔ اُنکی وصیت پوری کریں۔

7۔ صلہ رحمی(خاندان میں میل میلاپ) اسطرح رکھیں جسطرح وہ رکھتے تھے۔

8۔ اُنکے دوستوں کی عزت و احترام کریں۔

9۔ سب سے بڑھ کر خود ایک نیک اور اللہ کے فرمانبردار بندے بنیں‌کیونکہ مرنے کے بعد والدین کا سب سے بڑا صدقہ جاریہ اُنکی صالح اولاد ہے۔ آپ جو کام بھی نیک کریں گیں بغیر آپ کا اجر کم ہوئے اللہ انشاﷲ آپکے والدین کو بھی اسکا اجر دے گا۔

آیئے اللہ سے دُعا کریں کہ ہم کو اپنے والدین کی عزت، احترام، خدمت اور محبت کرنے والا بنادے تاکہ وہ اور تو دونوں ہم سے راضی ہو جائیں اور ہمارے والدین پر اس طرح رحم فرما جس طرح اُنہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا تھا۔ **(آمین)**